Fikr-o-Nasar (Islamabad) vol. 1:11 (1964)

اخبار

• - ۱۶ اپریل ۱۹۶۴ء

" دور جدید میں اسلام ہی ایک ایسے جامع سیاسی اقتصادی نظام کا حامل ہے جو پورے معاشرے کی خوش حالی اور استحکام کا ضامن ہے یہی نظام بین الاقوامی امن اور خوش حالی کے قیام میں مدد دے سکتا ہے " انڈونیشیا کی اسلامی علوم کی ممتاز شخصیت ڈاکٹر قمر الدین یونس نے ادارے میں تقریر کے دوران فرمایا

آپ " اسلامی اقتصادی نظام " کے موضوع پر تقریر کر رہے تھے۔ آپ نے مسئلہ پر تفصیلی بحث کرتے ہوئے فرمایا " اسلامی تعلیمات عالمگیر ہیں اور ہر لحاظ سے جامع ہیں۔ قرآن صرف عبادات کا تذکرہ نہیں بلکہ نظام حیات کا بھی مکمل ضابطہ پیش کرتا ہے۔ دور جدید میں اقتصادی نظامات کے لحاظ سے ہم ایسی جگہ ہیں کہ ہماری حرکت دائرے کی شکل اختیار کر چکی ہے۔ ہم ارتقا کی منازل طے کرتے ہوئے جس نقطے پر اس وقت کھڑے ہیں اگر یہاں سے سوشلزم کے راستے پر چلتے جائیں تو یقیناً ہم پھر اس بدوی دور میں پہنچ جائیں گے جہاں سے انسانی اقتصادیات نے سفر شروع کیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ انسانی تاریخ میں مذہب اور اقتصادیات کو ہمیشہ سے بے حد اہمیت حاصل رہی ہے اور آج کی تاریخ میں بھی ان کو بہت دخل ہے۔ آج ہمیں ان دونوں کو اس طرح امتزاج دینا ہے کہ ہم پیچھے جانے کی بجائے

آگے قدم بڑھائیں۔

انہوں نے کہا اسلام اعتدال کا مذہب ہے اور قرآن امّتِ مسلمہ کو "امۃ وسطاً" کہتا ہے چنانچہ اس وقت کے دونوں انتہائی اقتصادی نظامات کا تقابلی مطالعہ کرکے ہی ہم درمیان کی راہ متعین کرسکتے ہیں۔ سرمایہ دارانہ نظام ــــ انفرادی ملکیت کی آزادی کے ساتھ ساتھ مسابقت کی بھی مکمل آزادی دیتا ہے جس سے منفعت پرستی کا رجحان پیدا ہوتا ہے جو بالآخر مادیت پرستی کو جنم دیتا ہے ــــ دوسری طرف اشتراکیت کا نظام ذرائع پیدوار کی انفرادی ملکیت ختم کرکے مجموعی ملکیت بلکہ صحیح معنوں میں طبقۂ بالا کی ملکیت کے ذریعے اکثریت کو اقلیت کا غلام بنا دیتا ہے۔ لیکن اسلام ان دونوں انتہاؤں کو ناپسند کرتا ہے۔ قرآن "عمل" کے لفظ پر زور دے کر انسانی محنت کی عظمت کو تسلیم کرتا ہے چنانچہ ذرائع پیداوار کی ملکیت پر پابندی قرآن کے نزدیک "ظلم" ہوگا۔

ڈاکٹر یوسف صاحب نے آخر میں اپنے نظریہ معاشیات کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ اقتصادیات کے تین بڑے شعبے ہیں ــــ پیداوار ــ تقسیم اور صرف ــــ اور موجودہ تمام خرابیوں کی جڑ نامنصفانہ تقسیم ہے۔ ان کے نزدیک تجارت کی روح اسلامی نہیں، قرآن "بیع" کو حلال کہتا ہے۔ "تجارت" کو نہیں زمانۂ جدید کی تجارت محض تقسیم اشیا کے ہیرپھیر کا نام ہے جس میں مادیت پرستی اور نفع خوری کی تمام برائیاں چند خوشنما الفاظ کے ساتھ موجود ہیں۔ اسلامی تجارت کی شرائط دو ہیں: تجارۃً حاضرۃً، اور عَنْ تَرَاضٍ۔ انہوں نے کہا کہ دورِ جدید میں ذرائع تقسیم کے پھیلاؤ نے پیداوار اور صارفین کے درمیان فاصلہ بہت زیادہ کردیا ہے۔ اسی فاصلے کی وجہ سے جہاں قیمتوں میں اضافہ، ذخیرہ اندوزی، نفع خوری اور دوسری خرابیاں پیدا ہوگئی ہیں، وہاں پیداوار کی شرح اضافہ بھی گرگئی ہے۔ ان کے نزدیک اسلامی نظامِ اقتصادیات میں ذرائع تقسیم حکومت کے ہاتھ میں ہونا چاہئیں۔ حکومت پیداوار اور صارفین کے مابین درمیانی واسطہ کا کام دے گی۔ اسلامی سیاسی اقتصادی نظام کے تحت انفرادی طور سے تجارت اور اس کے متعلقات کی ممانعت ہوگی۔ اس کی جگہ حکومت "عوامی منڈیاں" قائم کرے گی اور اس طرح پیداوار حکومت کے توسط سے براہِ راست صارفین کو پہنچ سکے گی۔

ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ اسلام انفرادی ملکیت پر پابندی عائد کرنے کا قائل نہیں۔ کیونکہ اسلام مادی ذرائع پیداوار کی بجائے عمل اور انسانی محنت پر زیادہ زور دیتا ہے۔ اسی لئے اسلام انسانی محنت اور پیداوار پر پابندیاں عائد نہیں کرتا۔"

ڈاکٹر قہرالدین یونس حکومت انڈونیشیا کی وزارت تعلیم عالیہ میں ذمہ دار منصب پر فائز ہیں۔ اسلامی قانون اور اقتصادیات موصوف کا خصوصی موضوع ہے۔ آپ نے مشرقِ وسطیٰ میں جامعہ ازہر اور قاہرہ یونیورسٹی سے علوم اسلامی اور اقتصادی علوم میں سند فضیلت حاصل کی۔ اور "اسلامی سیاسی اقتصادی نظام" کے موضوع پر کولمبیا یونیورسٹی سے ڈاکٹریٹ کیا۔

● — ۱۸ راپریل ۱۹۶۴ء

مؤتمر فلسفہ، حیدر آباد میں شرکت کے بعد علوم اسلامی کے کئی گرامی قدر حضرات ادارے میں تشریف لائے۔ ان میں جناب محمد سرور (مدیر "الرحیم" شاہ ولی اللہ اکیڈمی، حیدر آباد)، جناب بشیر احمد ڈار اور جناب محمد حنیف ندوی (ادارۂ ثقافت اسلامیہ، لاہور)، ڈاکٹر عبدالواحد ہالے پوتا (صدر شعبۂ مذہب و تقابل ادیان، سندھ یونیورسٹی) اور دیگر کرم فرما احباب شامل تھے۔ ان حضرات نے ادارے کے امور اور اس کی کارکردگی میں خاصی دلچسپی کا اظہار فرمایا اور رفقائے ادارہ سے دیر تک تبادلۂ خیال کرتے رہے۔

پاکستان چوک

کراچی ۱